

کریماسعدی

مترجم

تصنیف: شیخ شرف الدین سعدی شیرازی

ترجمہ: محمد عبدالحکیم شرف قادری

مکتبہ قادریہ

○ جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور

بسم الله الرحمن الرحيم
اللہ بہت ہی مہربان نہایت رحم والے کے نام سے شروع

مناجات بدرگاہ مجیب الدعوات
دعاؤں کے قبول کرنے والے کی بارگاہ میں عرض ناز

کریم! بہ بخشائے بر حالِ ما اے بخش فرمانے والے ہمارے حال پر بخش فرما نداریم غیر از تو فریاد رس ہم تیرے سوا کوئی (حقیقی) فریاد کو پہنچنے والا نہیں رکھتے نگہدار مارا نے راہِ خطا ہمیں غلطی کے راستے سے محفوظ فرما	کہ ہستم اسیرِ کمندِ ہوا اس لئے کہ میں حرص کی قید کا قیدی ہوں توئی عاصیاں را خطا بخش و بس تو ہی گناہگاروں کی غلطی بخشے والا ہے اور کافی خطا در گزار و صوابم نما غلطی معاف فرما اور مجھے سیدھا راستہ دکھا
--	--

درشائے پیغمبر ﷺ

رسول اللہ ﷺ کی نعت

زباں تا بود در دہاں جائے گیر زبان جب تک منہ میں برقرار رہے حبیبِ خدا اشرفِ انبیا اللہ تعالیٰ کے محبوب، تمام انبیاء سے افضل سوارِ جہاں گیر گیراں براق جہاں کو پکڑنے والے تیز و براق کے سوار	ثنائے محمد بُود دلپذیر حضرت محمد مصطفیٰ کی تعریف دل پسند ہو کہ عرشِ مجیدش بُود متکا کہ بزرگی والا عرش ان کی تکیہ گاہ ہوا کہ بگذشت از قصرِ نیلی رواق جو نیلی چھت والے محل سے گزر گئے
---	--

خطاب بہ نفس

اپنے نفس سے خطاب

چہل سال عمرِ عزیزت گزشت تیری عزیز عمر چالیس سال گزر گئی ہمہ با ہواؤ ہوس ساحتی تو نے تمام عمر حرص اور خواہش کے ساتھ موافقت کی مکن تکیہ بر عمرِ ناپائدار کمزور عمر پر بھروسہ نہ کر	مزاج تو از حالِ طفلی گشت تیرا مزاج بچپن کے حال سے نہیں پھرا دے با مصاح نہ پرداحتی ایک گھڑی بھی نیکیوں کے ساتھ مشغول نہ ہوا مباش ایمن از بازی روزگار زمانے کے کھیل سے بے خوف نہ ہو
---	--

در مدحِ کرم

بخشش کی تعریف میں

دلِ ہر کہ بہنہاد خوانِ کرم اے دل! جس شخص نے بخشش کا دسترخوان رکھا کرم نامدارِ جہانت کند بخشش تجھے جہان میں مشہور کر دے گی درائے کرم در جہاں کار نیست بخشش کے علاوہ جہان میں کوئی کام نہیں ہے کرم مایہ شادمانی بُود بخشش خوشی کا سرمایہ ہے دلِ عالمے از کرم تازہ دار جہان والوں کا دل بخشش سے تازہ رکھ	بشد نامدارِ جہانِ کرم وہ بخشش کے جہان میں مشہور ہو گیا کرم کامگارِ امانت کند بخشش تجھے امن میں کامیاب کر دے گی وزیں گرم تر پہچ بازار نیست اور اس سے زیادہ بارون کوئی بازار نہیں ہے کرم حاصلِ زندگانی بُود بخشش زندگی کا حاصل ہے جہاں را ز بخشش پر آوازہ دار جہان کو بخشش کی شہرت سے معمور رکھ
--	--

ہمہ وقت شو در کرم مستقیم
ہر وقت بخشش میں ثابت قدم رہ
کہ ہست آفرینندہ جاں کریم
کیونکہ جان کا پیدا کرنے والا بخشش فرمانے والا ہے

در صفت سخاوت

سخاوت کی تعریف

سخاوت کند نیک بخت اختیار
سخاوت نیک بخت اختیار کرتا ہے
بلطف و سخاوت جہا نگیر باش
بلطف و سخاوت جہاں کو فتح کرنے والا ہو
مہربانی اور سخاوت سے جہاں کو فتح کرنے والا ہو
سخاوت بود کار صاحب دلاں
سخاوت دل والوں کا کام ہے
سخاوت مس عیب را کیماست
سخاوت مانے ایسے عیب کے لئے کیما ہے
مشو تا تو اں از سخاوت بری
جب تک ہو سکے سخاوت سے بیزار نہ ہو
کہ مرد از سخاوت شود بختیار
کیونکہ مرد سخاوت سے بخت والا ہوتا ہے
در اقلیم لطف و سخا میر باش
مہربانی اور سخاوت کی ولایت میں سردار بن جا
سخاوت بود پیشہ مقبلاں
سخاوت نیک بختوں کا طریقہ ہے
سخاوت ہمہ در دہار دواست
سخاوت تمام دردوں کی دوا ہے
کہ گوئے ہی از سخاوت بری
کہ تو بہتری کی گیند سخاوت سے ہی لے جاسکتا ہے

در مذمت بخیل

بخیل کی مذمت میں

اگر چرخ گردد بکام بخیل
اگر آسمان بخیل کے مقصد کے مطابق گھومے
وگر در کفش گنج قاروں بود
وگر در کفش گنج قاروں کا خزانہ ہو
اور اگر اس کے ہاتھ میں قاروں کا خزانہ ہو
نیرزد بخیل آنکہ نامش بری
بخیل اس لائق نہیں کہ تو اس کا نام لے
ویر اقبال باشد غلام بخیل
اور اگر بخت بخیل کا غلام ہو
وگر تا بخش رُبح مسکوں بود
اور اگر اس کے تابع (زمین کا) چوتھا آباد حصہ ہو
وگر روز گارش کند چاکری
اگر چہ زمانہ اس کی نوکری کرے

مکن التفاتے بمال بخیل
بخیل کے مال کی طرف توجہ نہ کر
بخیل ار بود زاید بحر وید
بخیل اگرچہ خشکی اور تری کا زائد ہو
بخیل ارچہ باشد تو فکر بمال
بخیل اگرچہ مال کی بدولت دولت مند ہو
سختیاں ز اموال برمی خورند
سختی مالوں سے پھل کھاتے ہیں
مہر نام مال و منال بخیل
بخیل کے مال و اسباب کا نام نہ لے
بہشتی نباشد بحکم خمر
حدیث کے مطابق وہ بہشتی نہیں ہو گا
بخواری چو مفلس خورد گوشال
ذلت کے سبب مفلس کی طرح سزا برداشت کرتا ہے
بخیاں غم سیم و زرمی خورند
بخیل سونے اور چاندی کا غم کھاتے ہیں

در صفت تواضع

عاجزی کی تعریف

ولا گر تواضع کنی اختیار
اے دل! اگر تو عاجزی اختیار کرے
تواضع زیادت کند جاہ را
عاجزی مرتبے کو زیادہ کرتی ہے
تواضع بود مایہ دوستی
عاجزی دوستی کا سرمایہ ہوتی ہے
تواضع کند مرد را سرفراز
عاجزی مرد کو سر بلند کرتی ہے
تواضع کند ہر کہ ہست آدمی
عاجزی کرتا ہے جو انسان ہے
تواضع کند ہوش مند گزین
عاجزی کو عقل مند اختیار کرتا ہے
شود خلق دنیا ترا دوست دار
تو دنیا کی مخلوق تجھے دوست رکھنے والی ہو جائے
کہ از مہر پر تو بود ماہ را
کیونکہ سورج کا عکس چاند کے لئے ہوتا ہے
کہ عالی بود پایہ دوستی
اس لئے کہ (اس سے) دوستی کا مرتبہ بلند ہوتا ہے
تواضع بود سر در اں راطراز
عاجزی سرداروں کی زینت ہے
نہ زبید ز مردم بجز مردی
مردوں سے سوائے عاجزی کے کوئی چیز زیب نہیں دیتی
نہد شاخ پر میوہ سر بر زمیں
میوے سے بھری ہوئی شاخ سر زمین پر رکھ دیتی ہے

تواضع یُود حُرمت افزائے تو
عاجزی تیری عزت کو بڑھانے والی ہے
تواضع کلید درِ جنت است
عاجزی جنت کے دروازے کی چابی ہے
کسے را کہ گردن کشی در سرست
جس کے سر میں تکبر ہے
کسے را کہ عادت تواضع یُود
جس شخص کی عادت عاجزی ہو
تواضع عزیزت کند در جہاں
عاجزی تجھے جہاں میں عزت والا کرے گی
تواضع مدار از خلاق در یغ
عاجزی مخلوقات سے دور نہ رکھ
تواضع ز گردن فرازاں نکوست
عاجزی بلند گردن والوں سے بہتر ہے

در مذمت تکبر

تکبر کی برائی میں

تکبر مکن زینہار اے پسر
اے بیٹے! تکبر ہرگز نہ کر
تکبر ز دانا یُود نا پسند
تکبر عقل مند سے ناپسند ہوتا ہے
تکبر یُود عادت جاہلاں
تکبر جاہلوں کی عادت ہوتی ہے
کہ روزے ز دستش در آئی بسر
کہ تو ایک دن اس کے ہاتھ سے سر کے بل آئے گا
غریب آید ایں معنی از ہوشمند
عجیب لگتی ہے یہ بات عقل مند سے
تکبر نیاید ز صاحب دلاں
تکبر دل والوں سے نہیں آتا

تکبر عزازیل را خوار کرد
تکبر نے شیطان کو خوار کیا
کسے را کہ خصلت تکبر یُود
جس شخص کی عادت تکبر ہو
تکبر بود مایہ مدبری
تکبر بدبختی کا سرمایہ ہوتا ہے
چو دانی تکبر چرامی کنی
جب تو جانتا ہے تو تکبر کیوں کرتا ہے؟
بزندان لعنت گرفتار کرد
لعنت کے قید خانے میں قید کیا
سرش پر غرور از تصور یُود
اس کا سر غرور کے خیال سے بھرا ہوا ہوتا ہے
تکبر یُود اصل بد گوہری
تکبر بد ذاتی کی جڑ ہوتا ہے
خطای کنی و خطای کنی
تو غلطی کرتا ہے اور غلطی کرتا ہے

در فضیلت علم

علم کی فضیلت میں

بنی آدم از علم یا بد کمال
اولادِ آدم علم سے کمال پاتی ہے
چو شمع از بے علم باید گداخت
موم بتی کی طرح علم کے لئے پگھلنا چاہیے
خرد مند باشد طلب گارِ علم
عقل مند علم کا طلب گار ہوتا ہے
کسے را کہ شد در ازل بخت یار
جس شخص کا ازل میں بخت دوست ہوا
طلب کردن علم شد بر تو فرض
علم کا طلب کرنا تجھ پر فرض ہوا
نہ از حشمت و جاہ و مال و منال
نہ کہ دبدبے اور مرتبے اور مال و اسباب سے
کہ بے علم نتواں خدا را شناخت
کہ علم کے بغیر اللہ تعالیٰ کو پہچانا نہیں جاسکتا
کہ گرم ست پیوستہ بازارِ علم
کہ علم کا بازار ہمیشہ پُر رونق ہوتا ہے
طلب کردن علم کرد اختیار
اس نے علم کا طلب کرنا اختیار کیا
دگر و اجیست از پیش قطع ارض
دوسرا اس کے لئے زمین کا سفر کرنا واجب ہے

برو دامن علم گیر استوار
جا علم کا دامن مضبوط پکڑ
میاں موز جو علم گر عاقلی
اگر تو عقل والا ہے تو علم کے سوا کچھ نہ سکھ
ترا علم در دین و دنیا تمام
تیرے لئے علم دین و دنیا میں کافی ہے

کہ علمت رساند بد ارقرار
کہ علم تجھے جنت میں پہنچائے گا
کہ بے علم بودن بود عافلی
کیونکہ علم کے بغیر ہونا بے وقوفی ہے
کہ کار تو از علم گیر و نظام
کہ تیرا کام علم سے درستی حاصل کرتا ہے

در امتناع از صحبت جاہلاں

جاہلوں کی صحبت سے پرہیز کے بارے میں

ولا گر خرد بندی و ہوشیار
اے دل اگر تو عقل مند اور ہوش والا ہے
ز جاہل گر یز نہ چوں تیر باش
جاہل سے تیر کی طرح بھاگنے والا ہو
ترا آزد ہاگر بود یار عار
اگر بڑا سانپ تیرا گہرا دوست ہو
اگر خصم جان تو عاقل بود
اگر تیری جان کا دشمن عقل والا ہو
چو جاہل کسے در جہاں خواہ نیست
جاہل کی طرح جہاں میں کوئی ذلیل نہیں ہے
ز جاہل نیاید جز افعال بد
جاہل سے برے کاموں کے سوا کچھ نہیں آتا
سر انجام جاہل جہنم بود
جاہل کا انجام جہنم ہوتا ہے

مکن صحبت جاہلاں اختیار
تو جاہلوں کی صحبت اختیار نہ کر
نیا میختہ چوں شکر شیر باش
دوڑھ اور چینی کی طرح ملا ہوا نہ ہو
ازاں بہ کہ جاہل بود غم گسار
تو اس سے بہتر ہے کہ جاہل غمخوار ہو
بہ از دوست دارے کہ جاہل بود
تو اس دوست رکھنے والے سے بہتر ہے جو جاہل ہو
کہ ناداں تر از جاہلی کار نیست
کہ جاہل ہونے سے زیادہ بے وقوفی کا کوئی کام نہیں ہے
وز نشود کس جز اقوال بد
اور کوئی اس سے بری باتوں کے علاوہ نہیں سنتا
کہ جاہل کلو عاقبت کم بود
کیونکہ جاہل اچھی آخرت والا کم ہوتا ہے

سر جاہلاں بر سر دار بہ
جاہلوں کا سر سول پر بہتر ہے
ز جاہل حذر کردن اولی بود
جاہل سے پرہیز کرنا بہتر ہوتا ہے

کہ جاہل بخواری گرفتار بہ
کیونکہ جاہل ذلت میں قید بہتر ہے
کز و تنگ دنیا و عقبے بود
کیونکہ اس سے دنیا و آخرت کی عار ہوتی ہے

در صفت عدل

انصاف کی تعریف میں

چو ایزد ترا اس ہمہ کام داد
جب اللہ تعالیٰ نے تجھے سب مقصد دے دیے ہیں
چو عدل ست پیرایہ خسروی
جب انصاف بادشاہی کا زیور ہے
ترا مملکت پاینداری کند
تیری حکومت مضبوطی اختیار کرے گی
چو نوشیرواں عدل کرد اختیار
جب نوشیرواں نے انصاف اختیار کیا
ز تاثیر عدل ست آرام ملک
انصاف کی تاثیر سے ملک کا آرام ہے
جہاں را بانصاف آباد دار
جہاں کو انصاف سے آباد رکھ
جہاں را بہ از عدل معمار نیست
جہاں کو انصاف سے بہتر تعمیر کرنے والا کوئی نہیں
ترا زیں بہ آخر چہ حاصل بود
تجھے اس سے بہتر آخر کیا حاصل ہوگا؟

چرا بر نیاری سر انجام داد
تو کیوں انصاف پورا نہیں کرتا؟
چرا عدل را دل نذاری قوی
تو انصاف کے لئے دل کیوں مضبوط نہیں کرتا؟
اگر معدلت دستکاری کند
اگر - انصاف امداد کرے
کنوں نام نیک ست از یادگار
تو آج اسکا اچھا نام اس کی یادگار ہے
کہ از عدل حاصل شود کام ملک
کیونکہ انصاف سے حکومت کا مقصد حاصل ہوتا ہے
دل اہل انصاف را شاد دار
انصاف والوں کا دل خوش رکھ
کہ بالا تر از معدلت کار نیست
کیونکہ انصاف سے بلند کوئی کام نہیں
کہ نامت شہنشاہ عادل بود
کہ تیرا نام عادل بادشاہ ہو

اگر خواہی از نیک بختی نشان
اگر تو نیک بختی کا نشان چاہتا ہے
رعایت دروغ از رعیت مدار
حفاظت رعایا سے دور نہ رکھ

در ظلم بندی بر اہل جہاں
تو ظلم کا دروازہ جہاں والوں پر بند کر دے
مراد دل داد خواہاں بر آر
انصاف چاہنے والوں کی مراد پوری کر

در مذمت ظلم

ظلم کی مذمت میں

خرابی زبیداد بیند جہاں
جہاں ظلم سے خرابی دیکھتا ہے
مدہ رخصت ظلم، در پیچ حال
ظلم کی کسی حال میں اجازت نہ وہ
کسے کا تش ظلم، زرد در جہاں
جس شخص نے ظلم کی آگ جہاں میں لگائی
ستم گش گر آئے بر آرد ز دل
اگر مظلوم ایک آہ دل سے باہر لائے
مکن بر ضعیفان بیچارہ زور
بے چارے ضعیفوں پر ظلم نہ کر
بازار مظلوم مائل مباح
مظلوم کو تکلیف دینے کی طرف مائل نہ ہو
مکن مردم آزاری اے سندرائے
اے بد مزاج! لوگوں کو نہ ستا
ستم بر ضعیفان مسکین مکن
مسکین ضعیفوں پر ظلم نہ کر

چو بستان خسرم ز باد خزاں
جیسے تروتازہ باغ خزاں کی ہوا سے
کہ خورشید ملکیت نیابد ز وال
تاکہ تیری حکومت کا سورج زوال نہ پائے
بر آورد از اہل عالم فغاں
وہ جہاں والوں سے فریاد باہر لایا
زند سوز او شعلہ در آب و گل
تو اس کی جلن پانی اور مٹی میں آگ لگا دے گی
بیندیش آخر ز تنگی گور
آخر قبر کی تنگی سے ڈر
زود دل خلق غافل مباح
مخلوق کے دل کے دھوئیں سے غافل نہ ہو
کہ ناگہ رسد بر تو قہر خدائے
کہ تجھ پر اچانک اللہ تعالیٰ کا قہر نازل ہو گا
کہ ظالم بدوزخ رَو دے سخن
کیونکہ ظالم کسی بات کے بغیر دوزخ میں جائے گا

در صفت قناعت

قناعت کی صفت میں

ولا گر قناعت بدست آوری
اے دل! اگر تو قناعت ہاتھ میں لائے
اگر تنگ دستی ز سختی منال
اگر تو محتاج ہے تو سختی سے نہ رو
ندارد خرد مند از فقر عار
عقل مند ناداری سے شرم نہیں رکھتا
غنی را ز روسیم آرایش ست
غنی ہونے کے لئے سونا چاندی زینت ہے
بالدار کے لئے سونا چاندی زینت ہے
غنی گر نباشی مکن اضطراب
اگر تو بالدار نہیں تو بے چینی ظاہر نہ کر
قناعت بہر حال اولیٰ تر ست
قناعت ہر حال میں بہتر ہے
قناعت ہر حال میں بہتر ہے
زنور قناعت بر افروز جاں
قناعت کے نور سے جان کو روشن کر
قناعت کے نور سے جان کو روشن کر

در اقلیم راحت کنی سروری
تو آرام کے ملک میں سرداری کرے
کہ پیش خردمند پیچ ست مال
کیونکہ عقل مند کے آگے مال معمولی چیز ہے
کہ باشد نبی را ز فقر افتخار
کہ نبی ﷺ کو فقر سے فخر ہے
لیکن فقیر اندر آسائش ست
لیکن فقیر آرام میں ہے
کہ سلطان نخواہد خراج از خراب
کیونکہ بادشاہ غجر زمین سے ٹیکس نہیں مانگا
قناعت کند ہر کہ نیک اختر ست
قناعت اختیار کرتا ہے جو خوش قسمت ہے
اگر داری از نیک بختی نشان
اگر تو نیک بختی سے نشانی رکھتا ہے

در مذمت حرص

لاچ کی برائی میں

ایا مبتلا گشتہ در دام حرص
اے وہ شخص کہ لاچ کے جال میں قید ہو چکا ہے
مکن عمر ضائع بہ تحصیل مال
مال کے حاصل کرنے کے لئے عمر ضائع نہ کر

شدہ مست ولا یعقل از جام حرص
لاچ کے پیالے سے مست اور پاگل ہو چکا ہے
کہ ہم زرخ گوہر نباشد سفال
کیونکہ ٹھیکری موتی کے برابر قیمت والی نہیں ہوتی

اے وہ شخص کہ لاچ کے جال میں قید ہو چکا ہے
مال کے حاصل کرنے کے لئے عمر ضائع نہ کر

ہر آنکس کہ در بند حرص اوفتاد
جو شخص کہ لالچ کی قید میں واقع ہوا
گر قسم کہ اموال قاروں تراست
میں نے فرض کیا کہ قاروں کا خزانہ تیرے لئے ہے
بخو اہی شد آخر گرفتار خاک
آخر تو مٹی کا قیدی بن جائے گا
چرامی گدازی ز سودائے زر
تو سونے کے خیال سے کیوں پگھلتا ہے؟
چرامی کشی محنت از بہر مال
تو مال کے لئے مشقت کیوں برداشت کرتا ہے؟
چٹاں دادہ دل بہ نقشِ درم
تو نے سیکے کے نقش کو اس طرح دل دے رکھا ہے
چٹاں عاشق رُوئے زر گشتہ
تو اس طرح سونے کے چہرے کا عاشق ہو چکا ہے
چٹاں گشتہ صید بہر شکار
تو اس طرح شکار کا شکاری ہو چکا ہے
مبادا دل آں فرومایہ شاد
(اللہ کرے) اس کہنے کا دل خوش نہ ہو

در صفت طاعت و عبادت

اطاعت و عبادت کی تعریف میں

کسے را کہ اقبال باشد غلام بخت جس شخص کا غلام ہو	بود میل خاطر بطاعت مدام اس کے دل کی رغبت ہمیشہ طاعت کی طرف ہوتی ہے
--	---

نشاید سر از بندگی تافتن
سر عبادت سے نہیں پھیرنا چاہیے
سعادت ز طاعت میسر شود
سعادت طاعت سے حاصل ہوتی ہے
اگر بندی از بہر طاعت میاں
اگر تو طاعت کے لئے کمر باندھ لے
اگر تو طاعت کے لئے کمر باندھ لے
ز طاعت نہ پیچد خردمند سر
عقلند طاعت سے سر نہیں پھیرتا
بآب عبادت وضو تازہ دار
عبادت کی عزت کے لئے وضو تازہ رکھ
نماز از سر صدق برپائے دار
نماز سچائی کے خیال سے قائم رکھ

ز طاعت بود روشنائی جاں
اطاعت سے جان کی روشنی ہوتی ہے
پرستندہ آفرینندہ باش
پیدا کرنے والے کا عبادت کرنے والا ہو
اگر حق پرستی کنی اختیار
اگر تو حق پرستی اختیار کرے
سر از جیب پرہیزگاری برار
سر پرہیزگاری کے گریبان سے باہر لا
ز تقویٰ چراغ رواں بر فروز
تقویٰ سے روح کا چراغ روشن کر
کسے را کہ از شرع باشد شعار
جس شخص کے لئے شریعت سے نشان ہو

کہ دولت بہ طاعت تو اں یافتن
کہ سعادت طاعت سے پائی جا سکتی ہے
دل از نور طاعت ممتور شود
دل طاعت کے نور سے منور ہوتا ہے
کشاید در دولت جاوداں
تو ہمیشہ کی دولت کا دروازہ کھل جائے گا
کہ بالائے طاعت نباشد ہنر
کہ طاعت سے بہتر کوئی ہنر نہیں
کہ فردا ز آتش شوی رستگار
تاکہ تو کل آگ سے نجات پانے والا ہو جائے
کہ حاصل کنی دولت پائے دار
تاکہ تو مضبوط دولت حاصل کر لے
کہ روشن ز خورشید باشد جہاں
کیونکہ سورج سے جہاں روشن ہوتا ہے
در ایوان طاعت نشیندہ باش
اطاعت کے محل میں بیٹھنے والا ہو
در اقلیم دولت شوی شہر یار
تو دولت کے ملک کا بادشاہ ہو جائے
کہ جنت بود جائے پرہیزگار
کیونکہ جنت پرہیزگار کی جگہ ہے
کہ چوں نیک بختاں شوی نیک روز
تاکہ تو نیک بختوں کی طرح اچھے دن والا ہو
نہ ترسد ز آہمیب روز شمار
وہ قیامت کے دن کی مصیبت سے نہیں ڈرتا

در مذمت شیطان

شیطان کی برائی میں

ولا ہر کہ محکوم شیطان بود
اے دل! جو شخص شیطان کا فرمانبردار ہوتا ہے
کسے را کہ شیطان بود پیشوا
شیطان جس شخص کا راہنما ہو
ولا عزم عصیاں مکن زینہار
اے دل نافرمانی کا ارادہ ہرگز نہ کر
زعصیاں کند ہوشمند احتراز
عقل مند نافرمانی سے گریز کرتا ہے
کند نیک بخت از گنہ اجتناب
نیک بخت گناہ سے پرہیز کرتا ہے
مکن نفس امارہ را پیروی
تو نفس امارہ کی پیروی نہ کر
اگر بر نہ تابد ز عصیاں دلت
اگر تیرا دل نافرمانی سے نہ بھرے
مکن خانہ زندگانی خراب
تو زندگی کا گھر خراب نہ کر
اگر دور باشی ز فسق و فجور
اگر تو گناہ اور بدکاری سے دور ہو

شب و روز در بند عصیاں بود
وہ دن رات نافرمانی کی قید میں ہوتا ہے
کجا باز گردد براہ خدا
وہ اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف کب پھرے گا؟
کہ رحمت کند بر تو پروردگار
تاکہ اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمت فرمائے
کہ از آب باشد شکر را گداز
کہ پانی سے چینی کے لئے پگھلنا ہے
کہ پنہاں شود نو ر مہر از سحاب
کیونکہ بادل سے سورج کی روشنی پوشیدہ ہو جاتی ہے
کہ ناگہ گرفتار دوزخ شوی
کہ تو اچانک دوزخ کا قیدی ہو جائے گا
بود اسفل السافلین منزلت
تو دوزخ کا سب سے نچلا طبقہ تیرا ٹھکانہ ہوگا
بسیلاب فعل بد و ناصواب
برے اور نا درست کام کے سیلاب سے
نباشی ز گلزار فردوس دور
تو باغ فردوس سے دور نہیں ہو گا

در بیان شراب محبت و عشق

(اللہ تعالیٰ کے) عشق اور محبت کے بیان میں

پدہ ساقیا آب آتش لباس
اے پلانے والے! آگ کے لباس والا پانی دے
مے لعل در ساغر زرنگار
سرخ شراب سنہری پیالے میں
خوشا آتش شوق ارباب عشق
عشق والوں کے شوق کی آگ کتنی اچھی ہے؟
بیار آں شرابے چو آب حیات
وہ مشروب لا جو آب حیات جیسا ہو
خوش آں دل کہ دار دمنائے دوست
وہ دل اچھا ہے جو محبوب کی آرزو رکھتا ہے
وہ دل اچھا ہے جو دوست کے چہرے پر عاشق ہے
شراب چو لعل رواں بخش یار
وہ مشروب جو محبوب کے روح پرور ہونٹ کی طرح ہو
خوشامے پرستی ز صاحب دلاں
دل والوں سے مے پرستی کتنی اچھی ہے؟

کہ مستی کند اہل دل التماس
کہ دل والے مستی طلب کرتے ہیں
بود روح پرور چو لعل نگار
روح پرور ہوتی ہے محبوب کے ہونٹ کی طرح
خوشا لذت در و اصحاب عشق
عشق والوں کے درد کی لذت کتنی عمدہ ہے؟
کہ یابد ز بولیش دل از غم نجات
کہ اس کی خوشبو سے دل غم سے نجات پا جائے
خوش آں کس کہ در بند سودائے دوست
وہ دل اچھا ہے جس کا ٹھکانہ محبوب کی گلی ہے
خوش آں دل کہ شد منزلش کوئے دوست
وہ دل اچھا ہے جس کا مقام دوست کی گلی
شراب مصفا چو روئے نگار
وہ مشروب جو محبوب کے چہرے کی صاف ہو
خوشا ذوق مستی ز اہل دلاں
دل والوں سے مستی کا ذوق کتنا اچھا ہے؟

در صفت وفا

وفا کی تعریف میں

ولا در وفا باش ثابت قدم
اے دل وفا میں ثابت قدم ہو
زراہِ وفا گر نہ پیچی عنان
اگر تو وفا کے راستے سے لگام نہ پھیرے
مگر دَاں زکوئے وفاروئے دل
تو وفا کی گلی سے دل کا منہ نہ پھیر
منہ پائے بیروں زکوئے وفا
وفا کی گلی سے باہر پاؤں نہ رکھ
جدائی ز اجاب کردن خطاست
دوستوں سے جدائی اختیار کرنا غلطی ہے
بُود بے وفائی سرشت زناں
بے وفائی (نری) عورتوں کی عادت ہوتی ہے

در فضیلت شکر

شکر کی فضیلت میں

کسے را کہ باشد دل حق شناس
جس شخص کا دل حق پہچانے والا ہو
نفس جز بشکر خدا برمیآر
اللہ تعالیٰ کے شکر کے بغیر سانس باہر نہ لا
ترا مال و نعمت فزاید ز شکر
شکر سے تیرے مال اور نعمت میں اضافہ ہوگا

اگر شکر حق تا بروز شمار
اگر تو اللہ تعالیٰ کا شکر قیامت کے دن تک ادا کرے
ولے گفتن شکر اولیٰ ترست
لیکن شکر کا ادا کرنا ہی بہتر ہے
گر از شکر ایزد نہ بندی زباں
اگر تو اللہ تعالیٰ کے شکر سے زبان بند نہ کرے
گزارى نباشد نیک از ہزار
تو ہزار میں سے ایک بھی ادا نہ ہوگا
کہ اسلام را شکر اوز یورست
اس لئے کہ اُس کا شکر اسلام کے لئے زیور ہے
بدست آوری دولت جاوداں
تو تو دائمی دولت حاصل کرے گا

در بیان صبر

صبر کے بیان میں

ترا گر صُوری شود دستیار
اگر صبر تیرا مددگار ہو تو
صُوری بود کارِ پیغمبراں
صبر پیغمبروں کا کام ہوتا ہے
صُوری کشاید درِ کام جاں
صبر جان کے مقصد کا دروازہ کھولتا ہے
صُوری بر آرد مرادِ دلت
صبر تیرے دل کی مراد پوری کرے گا
صُوری کلیدِ درِ آرزوست
صبر آرزو کے دروازے کی چابی ہے
صُوری بہر حالِ اولیٰ بُود
صبر بہر حال بہتر ہوتا ہے
صُوری ترا کامگاری دہد
صبر تجھے کامیابی دے گا

بدست آوری دولت پائدار
تو ہمیشہ رہنے والی دولت ہاتھ میں لائے گا
نہ چہند زیں روئے دیں پروراں
دین کے محافظ اس سے منہ نہیں پھیرتے
کہ جز صابری نیست مفتاحِ آں
اس لئے کہ صبر کے علاوہ اس کی چابی نہیں ہے
کہ از عالماں حل شود مشکلک
کہ علم والوں سے تیری مشکل حل ہوگی
کشائندہ کشور آرزوست
صبر آرزو کے ملک کو کھولنے والا ہے
کہ در ضمنِ آں چند معنیِ بُود
کہ اس کے ضمن میں کئی مفید چیزیں ہوتی ہیں
زرنج و بلا رستگاری دہد
غم اور مصیبت سے نجات دے گا

صُوری کنی گر ترا دیں یُود تو صبر کرے گا اگر تیرا دین ہو
کہ تعجیل کارِ شیا طیس یُود اس لئے کہ جلدی شیطانوں کا کام ہوتا ہے

در صفت راستی

سچائی کی تعریف میں

ولا راستی گر کنی اختیار اے دل اگر تو سچائی اختیار کرے
نہ پیچیدہ سر از راستی ہوشمند عقل مند سچائی سے بر نہیں پھرتا
دم از راستی گر زنی صبح وار اگر تو صبح کی طرح سچائی سے سانس لے
مزن دم بجز راستی زینہار سچائی کے بغیر ہرگز سانس نہ لے
بہ از راستی در جہاں کار نیست سچائی سے بہتر جہاں میں کوئی کام نہیں ہے

در مذمت کذب

جھوٹ کی برائی میں

کے را کہ ناراستی گشت کار جھوٹ جس شخص کا کام ہو گیا
کے را کہ گرد و زبان دروغ جس شخص کی زبان جھوٹ کی عادی ہو جائے
چراغ دلش را نباشد فروغ اس کے دل کے چراغ کی روشنی نہیں ہوتی
دروغ آدمی را کند شرمسار جھوٹ آدمی کو شرمندہ کرتا ہے
کجا روزِ محشر شود رستگار وہ قیامت کے دن کب خلاصی پائے والا ہوگا؟

زکد آب گیرد خرد مند عار جھوٹے سے عقل مند شرم محسوس کرتا ہے
دروغ اے برادر مگو زینہار اے بھائی! جھوٹ ہرگز نہ بول
ز ناراستی نیست کارے بتر زنا راستی نیست کارے بتر
جھوٹ سے کوئی کام برا نہیں ہے

در صنعت حق تعالیٰ

اللہ تعالیٰ کی کارگیری کے بیان میں

نگہ کن بدیں گنبد زرنگار اس حہرے نقش والے گنبد کو دیکھو
سر اپردہ چرخ گردندہ ہیں گھومنے والے آسمان کا خیمہ دیکھ
یکے پاسباں ویکے پادشاہ ایک چوکیدار اور ایک بادشاہ
یکے شادمان ویکے درد مند ایک خوش اور ایک درد مند
یکے بان دار ویکے تاج دار ایک محصول دینے والا اور ایک تاج والا
یکے بر حصیر ویکے بر سریر ایک چٹائی پر اور ایک تخت پر
یکے بے نواؤ یکے مال دار ایک نادار اور ایک مال دار
یکے سقش یُود بے ستوں استوار کہ اس کی چھت ستون کے بغیر مضبوط ہے
در و شمعہائے فروزندہ ہیں اس میں روشنی کرنے والی شمعیں دیکھ
یکے دادخواہ ویکے باج خواہ ایک انصاف چاہنے والا اور ایک نیک چاہنے والا
یکے کامران ویکے مستمند ایک کامیاب اور ایک محتاج
یکے سرفراز ویکے خاکسار ایک سر بلند اور ایک حقیر
یکے در پلاس ویکے در حریر ایک ٹاٹ میں اور ایک ریشم میں
یکے نامراد ویکے کام گار ایک نامراد اور ایک کامیاب

یکے در غناؤ یکے در عنا
ایک مالدار میں اور ایک مشقت میں
یکے تندرست و یکے ناتواں
ایک تندرست اور ایک کمزور
یکے در صواب و یکے در خطا
ایک صحیح کام میں اور ایک غلطی میں
یکے نیک کردار و نیک اعتقاد
ایک اچھے کردار اور اچھے عقیدے والا
یکے نیک خلق و یکے تند خو
ایک خوش اخلاق اور ایک بد اخلاق
یکے در تنعم و یکے در عذاب
ایک خوشحالی میں، ایک عذاب میں
یکے در جہانِ جلالت امیر
ایک بزرگی کے جہان میں سردار
یکے در گلستانِ راحت مقیم
ایک آرام کے باغ میں قیام کرنے والا
یکے راہِ برون رفت ز اندازہ مال
ایک کا مال اندازے سے باہر چلا گیا
یکے چوں گل از خرمی خندہ زن
ایک خوشی سے پھول کی طرح ہنسنے والا
یکے بستہ از بہر طاعت کمر
ایک نے طاعت کے لئے کمر باندھی ہوئی

یکے را بقاؤ یکے را فنا
ایک کے لئے زندگی اور ایک کے لئے موت
یکے سال خور و یکے نوجوان
ایک بوڑھا اور ایک نوجوان
یکے در دعاؤ یکے در دعا
ایک دعا میں اور ایک دھوکے میں
یکے غرق در بحرِ فسق و فساد
ایک بدکاری اور فساد کے دریا میں ڈوبا ہوا
یکے بر دبار و یکے جنگ جوی
ایک حوصلے والا اور ایک لڑاکا
یکے در مشقت و یکے کامیاب
ایک مصیبت میں، ایک کامیاب
یکے در کمند حوادث اسیر
ایک حادثوں کی قید کا قیدی
یکے باغم و رنج و محنت ندیم
ایک رنج و غم اور مشقت کا ساتھی
یکے در غم نان و خرچ عیال
ایک بال بچے کے خرچ اور روٹی کے غم میں
یکے را دل آزرده خاطر حزن
ایک کا دل دکھنا اور خیال پریشان
یکے در گنہ برده عمرے بسر
ایک نے گناہ میں عمر گزاری

یکے خفته در گنج میخانہ مست
ایک شراب خانے کے گوشے میں مست سویا ہوا
یکے در رہ کفر ز قار دار
ایک کفر کے راستے میں جینو رکھنے والا
یکے مدبر و جاہل و شرمسار
ایک بد بخت اور جاہل اور شرمندہ
یکے بزدل و سست و ترسندہ جاں
ایک بزدل اور سست اور ڈرپوک
یکے دزد باطن کہ نامش دبیر
ایک چور دل والا جس کا نام منشی ہے

در منع اُمید از مخلوقات

مخلوقات سے امید کی ممانعت میں

ازیں پس مکن تکیہ بر روزگار
اس کے بعد زمانے پر بھروسہ نہ کر
مکن تکیہ بر لشکر بے عدد
مجھے حساب لشکر پر بھروسہ نہ کر
مکن تکیہ بر ملک و جاہ و چشم
بھروسہ نہ کر حکومت، مرتبے اور لشکر پر
مکن بد، کہ بد بنی از یار نیک
تو برائی نہ کر کہ تو اچھے دوست سے برائی دیکھے گا
بسا پادشاہان کشور نشاں
بہت سے بادشاہ مملکت کے نشان والے
کہ ناگہ ز جانت بر آرد دمار
کہ اچانک تیری جان سے ہلاکت باہر لائے گا
کہ شاید ز نصرت نیابی مدد
کہ ہو سکتا ہے تو امداد الہی سے مدد نہ پائے
کہ پیش از تو بود دست و بعد از تو ہم
کہ تجھ سے پہلے بھی ہوا ہے اور بعد بھی ہوگا
نمی روید از خم بد، بار نیک
برے سچ سے اچھا پھل نہیں آتا
بسا پہلوانان کشور ستاں
بہت سے پہلوان ملک فتح کرنے والے

بسا شند گردان لشکر شکن
بہت سے بہادر لشکر کو شکست دینے والے
بسا ماہر ویان شمشاد قد
بہت سے حسین، شمشاد کے قد والے
بسا ماہر ویان نوخاستہ
بہت سے چاند کے چہرے والے، نوجوان
بسا نام دارو بسا کام گار
بہت سے نامور، بہت سے کامیاب
کہ کردند پیراہن عمر چاک
کہ انہوں نے عمر کے لباس کو بھاڑ دیا
چناں خرمن عمر شاں شد بباد
ان کی عمر کا ڈھیر اس طرح ہوا میں اڑ گیا
منہ دل بریں منزل جانستاں
اس جان لینے والی منزل پر دل نہ رکھ
منہ دل بریں کاخ خرم ہوا
تو اس اچھی ہوا والے محل پر دل نہ رکھ
شبائے ندارد جہاں اے پسر
اے بیٹے! جہاں پانداری نہیں رکھتا
مکن تکیہ بر ملک و فرماندہی
تو ملک اور فرماں روائی پر بھروسہ نہ کر
منہ دل بریں دیر ناپا ندار
اس کمزور، بے خانے پر دل نہ رکھ

بسا شیر مردان شمشیر زن
بہت سے شیر مرد تلوار چلانے والے
بسا ناز نینان خورشید خد
بہت سے نازنین سورج کے رخسار والے
بسا نو عروسان آراستہ
بہت سی نئی دہنیں سجائی ہوئی
بسا سرو قد و بسا گلغذار
بہت سے سرو کے قد، بہت سے پھول ایسے رخسار والے
کشیدند سر در گریبان خاک
سر مٹی کے گریبان میں چھپایا
کہ ہرگز کسے زان نشانے نداد
کہ کسی نے ہرگز اس کی نشانی نہ دی
کہ دروے نہ بینی دے شادماں
کہ تو اس میں کوئی دل خوش نہ دیکھے گا
کہ مے بار د از آسمانش بکلا
کہ اس کے آسمان سے بلا برتی ہے
بغفلت مبر عمر دروے بسر
تو غفلت کے ساتھ اس میں عمر بسر نہ کر
کہ ناگہ چو فرماں رسد جاں دہی
کہ جب اچانک حکم پہنچے گا تو تو جان دے دے گا
ز سعدی ہمیں یک سخن یاد دار
سعدی سے یہی ایک بات یاد رکھ

عقائد و نظریات

تصنیف: علامہ محمد علی حکیم شرف قادری

مکتبہ قادریہ لاہور

مکتبہ قادریہ لاہور

دلائل الخیرات

اور

دُعائے حزب البحر

تصنیف

فنا فی الرسول شیخ ابو عبد اللہ محمد بن سلیمان الجوزی رحمہ اللہ

تصنیف حزب البحر، حضرت شیخ سید ابو الحسن شاذلی رحمہ اللہ

ترجمہ : محمد عبد الحکیم شرف قادری

مکتبہ قادریہ • لاہور